اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء - عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

65

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ دو پیسے

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۸۷

گائے کی حفاظت کا آسان طریق

ہر مذہب و ملت کے انسان کا یہ حق ہے کہ اپنے مذہبی احکام پر عمل کرے۔ جس چیز کو اس کے مذہب نے جائز قرار دیا ہے اسے استعمال میں لائے۔ اور جس سے منع کیا ہے۔ اس کے قریب نہ جائے۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کی بھی احتیاط کرے۔ کہ وہ کوئی فعل ایسے رنگ میں نہ کرے جس سے کسی دوسرے مذہب کے پیروؤں کی دل آزاری ہوتی ہو۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ ان کے جذبات کا لحاظ رکھے اسی طرح دوسروں کے لئے بھی یہ مناسب نہیں۔ کہ خواہ مخواہ کسی کے مذہبی معاملات میں دخل دیں :۔

اگر اہل ہند یہ طریق عمل اختیار کریں تو بہت سے فسادات جو آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اور جن میں بے حد جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ان کا انسداد ہو سکتا ہے اور مختلف مذاہب کے لوگ امن اور چین کی زندگی بسر کر سکتے ہیں لیکن افسوس کہ ہندو صاحبان اس طرف تو توجہ نہیں کرتے۔ البتہ آئے دن ایسی باتیں اٹھاتے رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہندو مسلمانوں میں بدمزگی بڑھتی جاتی ہے :۔

حال ہی میں ہردوار میں ایک گئو رکھشا کانفرنس منعقد کی گئی ہے۔ جس کے صدر نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ :۔

"اس وقت ضرورت یہ ہے۔ کہ تمام بوچڑ خانے بند کر دیئے جائیں۔ اور اس طرح دودھ کی قیمت میں کمی جائے"

حالانکہ بوچڑ خانوں کے بند ہونے سے دودھ کی قیمت میں کمی ہونا ممکن نہیں کیونکہ بوچڑ خانوں میں بالعموم ایسے ہی جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ جو دودھ دینے کے ناقابل ہوتے ہیں۔ اور جن کی موجودگی دودھ دینے والے جانوروں کی غور و پرداخت میں حارج ہو سکتی ہے :۔

صدر کی تقریر کے علاوہ جو قرار دادیں منظور کی گئیں۔ ان میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ متھرا (یو۔پی) اور کٹاس راج (پنجاب) میں گائے کا ذبح کرنا بند کر دیا جائے۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کے زیر سرکردگی ایک وفد وائسرائے سے ملاقات کرے۔ اور ان سے درخواست کرے۔ کہ سارے ہندوستان میں گئوکشی بند کر دی جائے"

(ملاپ ۱۳۔ اپریل)

ظاہر ہے۔ کہ جن مقامات میں اس وقت تک مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حق حاصل ہے۔ وہاں ان سے یہ حق بزور چھیننا کھلم کھلا ناانصافی ہے۔ جو جیتے جی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اور سارے ہندوستان میں گائے ذبح کرنے کی بندش کے لئے حکومت سے درخواست کرنا تو خواہ مخواہ مسلمانوں کے خلاف اپنے اندرونہ کا اظہار کرنا ہے بظاہر حالات یہ ممکن نہیں۔ کہ حکومت اس مطالبہ کو پورا کرنے پر آمادہ ہو سکے۔ البتہ مسلمانوں کے دلوں میں یہ خطرہ اور زیادہ تقویت حاصل کر سکتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان میں متعصب اور تنگ دل ہندوؤں کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ تو وہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے لئے بہت مشکلات پیدا کر دیں گے :۔

غرض گائے کی حفاظت کا جو طریق اس وقت تک ہندوؤں نے اختیار کر رکھا ہے وہ سوائے ناچاقی اور کشمکش کو بڑھانے کے اور کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا۔ اگر ہندو صاحبان گائے کے ایسے ہی ہمدرد اور خیر خواہ ہیں۔ کہ وہ کسی ناکارہ سے ناکارہ گائے کے متعلق بھی یہ نہیں چاہتے کہ اسے ذبح کیا جائے۔ تو پھر کیوں وہ حفاظت گائے کا ایسا طریق اختیار نہیں کرتے۔ جو آج سے قریباً تیس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش فرما چکے ہیں۔ اور جو مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ :۔

"اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور ان پر ایمان لائیں۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں۔ کہ ضرور اس کو استعمال کریں"

اس کی مزید وضاحت اور تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری کتاب "پیغام صلح" میں موجود ہے۔ گویا اگر ہندو صاحبان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی نہ کریں۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ تو مسلمان جہاں ہندوؤں کے بزرگوں کرشن جی اور رام چندر جی کو خدا کے برگزیدہ مانتے ہیں۔ اور ان کے خلاف کوئی ناروا کلمہ استعمال کرنا گناہ سمجھتے ہیں وہاں ہندوؤں کی خاطر اپنی خوشی سے اپنے اوپر یہ پابندی بھی عائد کر لیں گے۔ کہ گائے کا گوشت کھانا ترک کر دیں گے۔ جماعت احمدیہ اس کے لئے اب بھی تیار ہے۔ کیا ہندو صاحبان کوئی لاکھ کی جماعت سے اس قسم کا سمجھوتہ کر کے گائے کی حفاظت کا اس رنگ میں تجربہ کرنے کے لئے تیار ہیں :۔

بیرونِ ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کو یاد رہے کہ تحریک جدید سال چہارم میں مظلوم بیکس قوم و اسلام و احمدیت کی امداد مالی کیلئے قربانی کرنیکی آخری تاریخ ۳۰ اپریل یا یکم مئی ۱۹۳۸ء کی مقامی ڈاکخانہ کی مہر ہے اسکے بعد کا وعدہ نہیں لیا جائیگا

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ معدے کی خرابی۔ متلی اور دل کے مقام پر درد کے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت زیادہ علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج لنڈن سے مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے بذریعہ تار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اطلاع دی۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ کو ۱۰۵ درجہ کا بخار ہے۔ اس کے بعد دوسرا تار یہ موصول ہوا کہ بخار کم ہو گیا ہے۔ احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا کریں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کراچی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

تحقیقاتی کمیشن دفاتر صدر انجمن احمدیہ نے جو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر۔ میاں غلام محمد صاحب اختر سکرٹری۔ جناب بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر ریلوے۔ اور جناب ملک غلام محمد صاحب رئیس لاہور پر مشتمل ہے۔ آج صبح سے کام شروع کیا ہے

بہشتی مقبرہ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "الوصیت" میں بہشتی مقبرہ کے متعلق تیسری مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن کو تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے۔ کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں آمین یا رب العالمین"

دوست اس دعا کو پڑھ کر بہشتی مقبرہ کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ رسالہ الوصیت کو خود پڑھیں یا کسی سے پڑھا کر سنیں۔ اور وصیت کرنے کی طرف جلد توجہ کریں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی

ٹکٹ داخلہ مجلس مشاورت کے متعلق اعلان

نمائندگان اور مہمانان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ٹکٹ داخلہ مجلس مشاورت ۱۴ اپریل بعد نماز ظہر دفتر سے ملنے شروع ہوں گے۔ ۱۵ اپریل بروز جمعہ صبح ساڑھے سات بجے سے۔ ۱ بجے تک دفتر میں ملیں گے۔ اور ساڑھے نو بجے تا ایک بجے تک سٹیشن قادیان پر اور نماز جمعہ کے بعد نمائندگان کے ٹکٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال کے غربی جانب اور مہمانان کو بورڈنگ تحریک جدید سے مل سکیں گے!

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا اہلیہ مولوی ابوالفضل محمود صاحب دہلی میں بعارضہ شدید بخار بیمار ہیں۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی کا لڑکا عطاء الرحمٰن بعارضہ فالج بیمار ہے۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ عبدالحفیظ خان صاحب لاہور اپنے اور اپنے بھائی کی دین و دنیا میں کامیابی کے لئے محمد اشرف صاحب شاہ پور امتحان بی۔ اے میں کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اعلان نکاح ۱۱ اپریل مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے موضع جوڑہ کلاں ضلع شاہ پور میں منشی غلام محمد صاحب پٹواری مرحوم کی لڑکی غلام فاطمہ کا نکاح پانچ سو روپیہ مہر کے ساتھ عزیزم محمد احمد مولوی فاضل سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار۔ محمد اسمٰعیل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

ولادت شیخ الطاف حسین صاحب کلرک بورڈنگ تحریک جدید کے ہاں ۷ اپریل کو لڑکا اور منشی امیر محمد خان صاحب کے ہاں ۸ اپریل کو پوتا تولد ہوا۔

دعائے مغفرت چودہری شیخ احمد صاحب ساڑھے تین ماہ کی علالت کے بعد ۸ اپریل کو وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ اور اپنے گاؤں میں امانتاً دفن کئے گئے ہیں۔ ماہ حال کے پہلے ہفتہ میں بٹاویہ (جاوا) کے دو دوست ساجیم صاحب اور بین کاجے صاحب اور بوگر کے ایک دوست سوکرنو صاحب فوت ہو گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ مرزا اعظم بیگ صاحب ناصر آباد سٹیٹ کی چار سالہ لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ دعائے نعم البدل کی جائے!

نفع مند کام

جو جناب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ اس آخر الذکر طور پر

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۳۶ - دنیاوی مصائب

آریہ صاحبان کہتے ہیں۔ کہ دنیا کی تنگی ترشی ان کے گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہے اور قرآن فرماتا ہے۔ کہ لو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر ما یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر۔ یعنی اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق کشادہ کر دیتا۔ تو ضرور وہ سرکشی اور فساد کرتے۔ اسی لئے وہ ایک اندازے کے ساتھ جتنا چاہتا ہے۔ اتارتا ہے۔ کیونکہ وہ بندوں کے حالات اور ان کی فطرت سے خوب واقف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تنگی رزق بھی لوگوں کے فائدہ اور دنیا کے نظام کے لئے ضروری ہے۔ اور کئی لوگ اسی لئے نجات یافتہ ہوں گے۔ کہ وہ غریب تھے۔ اسی طرح اور مصائب بھی انسان کی اصلاح کرتے ہیں۔ مثلاً بیماری بھی انسان کی بہت اصلاح کرتی ہے صحت کی قدر اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع۔ اور دعا۔ صدقات و خیرات وغیرہ نیکیاں مصائب کی وجہ سے ہی انسان کو حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح بیماریاں انسان کی اصلیت اور اس کے ظرف کو ظاہر کر دیتی ہیں۔ تاکہ وہ اپنی اصلاح کر سکے ❊

ایک دن ایک بچہ سر سے پیر تک پھوڑوں سے گلا ہوا ہسپتال میں لایا گیا۔ اس کی ماں اس کے ساتھ تھی۔ ایک دہریہ ڈاکٹر کہنے لگا۔ کہ اگر کوئی رحیم خدا ہوتا۔ تو یہ حالت دنیا کے لوگوں کی نہ ہوتی۔ میں نے کہا۔ ہمارا خدا صرف رحیم نہیں۔ بلکہ حکیم اور ذوانتقام بھی ہے۔ اس کی دوسری صفات کا مظاہرہ ہونا بھی دنیا میں ضروری ہے۔ رحیم ہونے کی وجہ سے وہ اس بچہ پر دوسری قسم کے فضل نازل کرے گا۔ دنیا میں اور آخرت میں حکیم ہونے کی وجہ سے ممکن ہے۔ کہ اس کو کسی اور مہلک مرض سے بچانے کی غرض سے یہ بیماری دی ہو کیونکہ بعض بیماری دوسری زیادہ خطرناک بیماری سے بچا لیتی ہے۔ مثلاً گائے کی غیر مہلک چیچک انسانی مہلک چیچک سے یا ملیریا بعض قسم کے خطرناک جنون سے۔ اسی طرح ایک یہ حکمت ہے۔ کہ ان پھوڑوں کی وجہ سے آپ کو مفت کا ثواب ملتا ہے اور علاج کے متعلق آپ کا علم بڑھتا ہے۔ اور پھر لاکھوں ایسے مریض شفایاب ہو سکتے ہیں۔ یا حفظ ماتقدم اس بیماری کا دنیا میں رائج ہو سکتا ہے ❊

ذوانتقام اس وجہ سے۔ کہ قدرت اس کی اور اس کے والدین کی بدپرہیزی کا بدلہ لے رہی ہے۔ تاکہ دوسرے لوگ عبرت پکڑیں۔ اور اسے سزا ملے۔ کہنے لگا کیا بچوں کو بھی سزا؟ میں نے کہا۔ کہ بچہ اگر آگ میں ہاتھ ڈال دے تو کیا اس کا ہاتھ نہیں جلے گا۔ قانون قدرت تو چھوٹے بڑے سب پر حاوی ہے ❊

اسی طرح بہت تموّل سے انسان خدا کی طرف سے لاپروا ہو جاتا ہے۔ اور زندگی میں بھی خوشی نصیب نہیں ہوتی۔ بیسیوں کروڑ پتی اس بات کے گواہ ہیں۔ بلکہ کئی تو ان میں سے خودکشی کر کے مر گئے۔ اور مرتے وقت لکھ کر چھوڑ گئے۔ کہ دنیا کی دولت میں فکر اور غم زیادہ ہے۔ بلکہ غور سے دیکھا جائے۔ تو رنج و راحت اکثر لوگوں کو برابر برابر ہی تقسیم کیا گیا ہے امیر کے آگے گو سو نعمتیں ہوں۔ مگر اسے ان میں لذت نہیں۔ غریب کو جو طاقت ایک سوکھے ٹکڑے میں ملتی ہے اور جو لطف اس کے چبانے میں آتا ہے وہ امیر کو مرغ پلاؤ میں بھی نہیں آتا۔ جیسی میٹھی نیند غریب سوتا ہے۔ ویسی امیر کہاں سوتا ہے۔ میں نے خود بعض دولتمند تاجروں کو دیکھا ہے۔ جو چوروں اور قاتلوں کے ڈر کے مارے پلنگ کسی کمرہ میں بچھواتے تھے۔ اور سوتے کسی اور کمرہ میں تھے۔ ہر روز ان کی چارپائی علیحدہ جگہ ہوتی تھی۔ ان میں یہ انتظام ہے۔ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جن کو اکثر حصہ عمر میں راحت و آرام نصیب نہیں ہوا۔ سو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں مزید انعامات کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور وہ امراء سے سینکڑوں سال پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔ مگر یہ بات غلط ہے کہ کوئی شخص بلا کسی راحت و آرام کے زندہ ہے کیونکہ اگر غریبوں کو مرنے کے لئے کہا جائے۔ تو وہ اس پر ہرگز راضی نہ ہوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو بھی آرام تو ہے ورنہ وہ زندگی کو لمبا کرنے اور دنیا میں رہنے کے خواہشمند نہ ہوتے۔ نہ اپنی بیماریوں کا علاج کراتے۔ نہ یہ خواہش رکھتے۔ کہ ہمارے ہاں اولاد ہو۔ جو ہماری طرح مصیبت اٹھائے ❊

میرے پاس ایک غریب کمپونڈر تھا۔ اور اس کا ایک ہی لڑکا تھا۔ ایک دن آہ مار کر کہنے لگا۔ کہ دیکھو اس علاقہ کے نواب کو۔ کہ دولت کی وجہ سے کس قدر راحت و آرام میں ہے۔ اور مجھے دیکھو۔ کہ غربت سے اتنا تنگ ہوں۔ میں نے اسے کہا۔ میاں اللہ دتہ نواب نے تین شادیاں کی ہیں۔ اور اتنی دولت ہے۔ مگر اس کے اولاد نہیں۔ اسی حسرت میں مرا جاتا ہے کہ میں لاولد ہوں۔ اور یہ غم اس کے دل کو کھائے جاتا ہے۔ کیا تمہیں یہ منظور ہے کہ تمہارا اکلوتا بیٹا اس کو مل جائے۔ اور اس کی دولت تم کو۔ میں نے ابھی فقرہ ختم نہیں کیا تھا۔ کہ اس نے چیخ ماری اور رو کر کہنے لگا۔ کہ سائیں خدا کے لئے میرے بیٹے کا بُرا نہ چاہو۔ لعنت ہے اس دولت اور ریاست پر جس میں میرا پیارا قادر بخش میری آنکھ سے اوجھل بھی ہو اس وقت اسے پتہ لگا۔ کہ واقعی میں غریب ہو کر بھی نوابوں سے زیادہ خوش ہوں ❊

حقیقت اس اختلاف تکالیف کی یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دنیا دارالابتلاء ہے اور اصل گھر انسان کا آخرۃ ہے۔ جو بہتر اور باقی رہنے والا گھر ہے۔ جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے۔ وہی دنیا میں آرام اور اپنے اعمال کے اجر کے طالب ہوتے ہیں۔ اور دنیا ہی کو آخرت اور دارالاجر ماننے لگتے ہیں۔ ان کے نزدیک سب نعمتیں بس دنیا پر ختم ہیں۔ مسلمان کے نزدیک یہ جگہ اور اس کی نعمتیں کچھ بھی نہیں۔ بھلا وہ نعمتیں بھی کیا۔ جو زوال پذیر ہوں اور پھر ہر قسم کی تلخیاں بھی ان کے ساتھ ساتھ لگی ہوں۔ بل تحبون العاجلۃ۔ جلد باز انسان چاہتا ہے۔ کہ خواہ تھوڑا سا بھی آرام ہو۔ فوراً اور ابھی مل جائے۔ مگر مومن کی نظر وسیع ہوتی ہے۔ وہ اپنا ذخیرۂ اعمال اپنے مستقل گھر کے لئے رکھتا ہے۔ کیا کسی نے ریلوے ویٹنگ روم کو بھی اپنے فرنیچر اور سامان سے آراستہ کیا ہے؟ جہاں تھوڑی دیر ٹھہرنا ہو۔ وہاں بستر کھول کر لیٹ جانا کیسی بے وقوفی کی بات ہوگی۔ یاد رکھو۔ کہ جو مصائب لوگوں پر اس دنیا میں نازل ہوتی ہیں۔ وہ یا تو سزا ہیں اسی دنیا کی بداعمالیوں کی۔ یا ابتلاء ہیں انعام اور ترقی کے لئے۔ یا عام قانون قدرت کے اثرات ہیں۔ جو غفلت اور لاعلمی کی وجہ سے انسان بھگتتا ہے۔ یا لوگوں کی طرف سے اس پر مظالم ہیں۔ جن کی سزا مجرم کو اور جزا مظلوم کو آئندہ ملے گی۔ چنانچہ فرمایا۔ ان اللہ لا یظلم الناس شیئاً ولکن الناس انفسہم یظلمون (یونس) یعنی لوگ آپس میں ظلم کرتے ہیں اور الزام خدا پر لگاتے ہیں ❊

۱۳۷ - اختلاف کی وجہ ذاتی عناد بھی ہے

فما اختلفوا الا من بعد ما جاءھم العلم بغیاً بینھم (جاثیہ) یعنی ہم نے دین حق کے روشن نشان اور علمی دلائل دونوں نازل کر دیئے۔ پھر بھی غیر مبایع۔ اور ان جیسے لوگوں نے اختلاف کیا۔ صرف اس لئے کہ ان کو بعض لوگوں سے ذاتی رنجشیں اور ذاتی عناد تھا ❊

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا عہد مبارک

اور

مسجد اقصیٰ کی توسیع

مسجد اقصےٰ اللہ تعالےٰ کے شعائر میں سے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم نے اسے بنوایا۔ لیکن جس وقت اس مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی۔ اس وقت کون خیال کر سکتا تھا کہ یہ مسجد ایک قریب کے ہی زمانہ میں اللہ تعالےٰ کا ایک نشان قرار دی جائے گی۔ اور کسے یہ خیال تھا کہ وہ مسجد جو عام معمولی حالات میں ڈیڑھ دو صد آدمیوں سے زیادہ گنجائش نہ رکھتی۔ کسی دن خدا تعالےٰ کی پیشگوئی کے ماتحت اتنی وسیع ہو گی۔ کہ ہزاروں انسان اس میں نماز ادا کریں گے مسجد اقصےٰ کی توسیع اس سے قبل بھی کئی بار ہو چکی ہے۔ مگر اب جماعت کی وجہ سے جمعہ کی نماز میں بہت تنگی محسوس ہوتی تھی۔ اور بہت سے لوگوں کو بازار اور دوسرے مکانوں پر نماز ادا کرنی پڑتی تھی۔ اس دقت کو دور کرنے کے لئے ایک نئے حصہ کو مسجد کے ساتھ ملحق کر کے اس کی توسیع کی جا رہی ہے۔

۱۲ اپریل ۱۹۳۸ء صبح دس بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بہت سے خدام کے ساتھ اس مبارک تعمیر کی بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی۔ دنیا میں لوگ خوشی کے موقعوں پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جن کا اصل مقصود خدا کی ذات ہوتی ہے۔ ان کی حقیقی خوشی اس امر میں مضمر ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا نام دنیا میں بلند ہو۔ اور اس کی عظمت قائم ہو۔ اس مبارک موقعہ پر قرآن مجید کی ان آیات کی تلاوت کی گئی۔ کہ واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل ربّنا تقبّل منّا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم (بقرہ ع ۱۵) یعنے جس وقت حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام بیت اللہ کی بنیادیں بلند کرتے تھے۔ تو خدا سے یہ دعائیں مانگتے تھے۔ کہ اے ہمارے خدا ہمارے اس کام کو قبول فرما۔ تو سننے والا اور علم والا ہے۔ اے ہمارے خدا ہمیں اپنا فرمانبردار بنا۔ اور ہماری اولاد میں سے ایسی جماعت تیار کر جو تیری فرمانبردار ہو۔ ہماری عبادتوں کو یاد آور کر اور ہم پر اپنا رحم نازل فرما۔ کہ تو ہی رحم کرنے والا ہے ان آیات کی تلاوت کے وقت حاضرین پر رقت طاری تھی۔ وہ بار بار آمین کہتے اور درود شریف پڑھتے۔ اور زبانِ حال سے بارگاہِ ایزدی میں ملتمس تھے۔ کہ اے خدا ہماری عبادتوں کو بار آور فرما۔

اللہ اللہ کیا ہی ایمان افزا نظارہ تھا۔ کہ وہ مکانات جن کے مکین خدا کے نام سے سخت بیزار تھے۔ جو کسی احمدی کے ان مکانوں کی کسی دیوار کے ساتھ لگ جانے پر بدزبانی شروع کر دیتے تھے۔ جو ہر وقت احمدیوں کو کوستے رہتے تھے۔ آج ان کا کوئی نشان باقی نہیں اور ان کے مکانات خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت خود مسجد کا ایک حصہ بن رہے ہیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد

مسجد اقصیٰ کے متعلق ایک کشف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد اقصےٰ کے متعلق ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کی یہ آیت کہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے۔ پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہونچا دیا تھا۔ ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکتِ اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکاتِ اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہونچا دیا۔ پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصےٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے" تذکرہ صفحہ ۳۴۵

حضرت امیر المومنین کا زمانہ اور توسیع مساجد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد بابرکات میں جماعت کی جو شاندار ترقی ہوئی ہے۔ اور جس میں مساجد کی توسیع کی جا رہی ہے۔ اس میں بھی ایک خاص نکتہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا۔ کہ محمود تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔" تذکرہ صفحہ ۱۶۴

اس کشف میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نام مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا دکھایا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ آپ کی ذات والاصفات کو مساجد سے خاص تعلق ہے۔ جس میں ایک یہ حکمت بھی ہو سکتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یہ مقدر کر رکھا تھا۔ کہ آپ کے عہد میں مساجد تعمیر ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ پنجاب اور ہندوستان کے بہت سے مقامات کی احمدی جماعتوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے عہد مبارک میں اپنے ہاں مساجد تعمیر کر لی ہیں۔ پھر نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ دنیا کے بہت بڑے شہر لنڈن میں جو پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ وہ آپ ہی کی مساعی کا نتیجہ ہے۔ اور اسے یہ بھی شرف حاصل ہے۔ کہ حضور نے خود اس کا سنگ بنیاد رکھا علاوہ ازیں افریقہ اور امریکہ میں بھی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ غرض آپ کے عہد مبارک میں مساجد کی غیر معمولی تعمیر ہوئی۔ اور ہو رہی ہے۔ اور مسجد اقصیٰ کی توسیع سب سے

پردہ کی اسلامی تعلیم کی مخالفت کا نتیجہ

(از سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور)

۳ اپریل کا آریہ اخبار "پرکاش" لکھتا ہے۔ "نیپال کے کسی راناکی نوجوان لڑکی کے اپنے ٹیوٹر کے ساتھ بھاگ جانے کے واقعہ کا آج کل بہت چرچا ہو رہا ہے۔ اس لڑکی نے جس کا نام اپنڈی دیوی ہے بنارس کی ایک عدالت میں حاضر ہو کر بیان دیا ہے۔ کہ اس کے ٹیوٹر بھٹ تارا نے اسے اغوا نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنی رضامندی سے اس کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔ اور کہ اس نے اس سے شادی کر لی ہے۔ جو بھی اس واقعہ کو سنتا ہے۔ دانتوں تلے انگلی دبا لیتا ہے۔ لیکن ہمیں اسپر تعجب نہیں کیونکہ جو بوئیں گے وہی کاٹنے کو ملیگا۔ جب ہم نوجوان استری اور پرش (مرد) کو ان کی مانسک برتیوں (جذبات) کو سمجھتے ہوئے باہم آزادانہ طور پر ملنے جلنے دیتے ہیں۔ اور منو کے اس سنہری اپدیش (نصیحت) کو بھول جاتے ہیں۔ جس میں کہ انہوں نے ایکانت (تنہائی) میں پُرش کو اپنی جوان بیٹی اور بہن کے پاس بھی نہ بیٹھنے کا اپدیش کیا ہے۔ تو ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہوں۔ تو پھر تعجب ہی کیا ہے۔ اگر ہم نے اس بڑھتی ہوئی آزادی کو نہ روکا تو گھر گھر میں یہ واقعات ہوں گے"

"پرکاش" کا یہ کہنا بالکل درست ہے دراصل یہ سب بے پردگی کے نتائج ہیں حالانکہ اصولاً ہندو مذہب بھی پردے کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ اسلام۔ مگر آریہ سماج صرف اسلام کی مخالفت کی بنا پر پردے کو ترک کر رہا ہے۔ اگرچہ اس کے نتیجہ میں گاہے گاہے اسے نہایت تلخ نتائج سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تاہم اس مخالفت میں وہ اس قدر دور چلا گیا ہے۔ کہ اپنے بزرگوں اور کتب مقدسہ کی ہدایات کو بھی نظر انداز کر رہا ہے۔ حالانکہ ان کی مذہبی روایات اور ہدایات پردہ کی حامی ہیں۔ مثلاً منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۲ میں عورتوں کے متعلق پردہ کی سخت ہدایت کی گئی ہے۔ پھر بالمیکی رامائن میں لکھا ہے۔ کہ جب رامچندرجی کے ساتھ لڑائی میں راون مارا گیا۔ اس کی بیوی میدان جنگ میں آہ و زاری کرتی اور یہ کہتی ہوئی آئی۔ کہ "ہے ناتھ (مالک) میں آپ کی بیراگی ہو کر برہنہ منہ اس بھری مجلس میں آئی ہوں۔ کیا یہ دیکھکر بھی آپ کی غیرت جوش میں نہیں آتی۔ اور اٹھکر کھڑے نہیں ہوتے"

اگر رامائن کے زمانہ میں پردے کا رواج نہ ہوتا تو پھر راون کی بیراگی کو برہنہ منہ کا واسطہ نہ دینا پڑتا۔

پھر جب رامچندرجی کے بن باس کے موقعہ پر سیتاجی گھر سے باہر نکلیں۔ تو لوگوں میں سخت بیتابی ہوئی۔ اور اپنی راجکماری کو بے پردہ دیکھکر سب چلا اٹھے کہ کیسا بُرا زمانہ آگیا۔ کہ سیتاجی کی جھلک دیوتا بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اب اوروں کی نگاہیں انپر پڑ رہی ہیں۔ (رامائن ایودھیا کانڈ شلوک ۱۹۷)

اس سے بھی صاف نمایاں ہے۔ کہ رامائن کے زمانہ میں جبکہ ہندو تہذیب اپنے پورے جوبن پر تھی۔ پردے کا پورا انتظام تھا۔

پھر رامائن میں دوسری جگہ لکھا ہے کہ جب رامچندرجی نے فتح لنکا کے بعد اپنی رانی سیتاجی کو دربار میں بلایا اور مجلس سے مردوں کو ہٹانے لگے۔ تو اپر رامچندرجی نے بحیثیت عالم وید و شاستر یہ فتوے دیا۔ کہ سنو مجبوریوں میں لڑائیوں میں سومبر کے وقت عورت کا سامنے آجانا۔ اور غیر مرد کی نگاہ اس پر پڑ جانا گناہ نہیں۔ سیتا مصیبت زدہ اور مجبوریوں میں گرفتار ہے۔ ایسی حالت میں سامنے آنے میں کوئی مضائقہ نہیں خاصکر جبکہ میں موجود ہوں۔ (دیکھو رامائن یدھ کانڈ شلوک ۹۴۲)

اس سے بھی پردہ کا رواج اور اہمیت نمایاں ہے۔

اب مہابھارت کے زمانہ کو لیجئے مہابھارت میں لکھا ہے۔ کہ جب یدھشٹر اپنی رانی دروپتی کو جوئے میں ہار گیا۔ اور دریودھن نے دروپتی کو باہر لا کر ذلیل کرنا چاہا۔ تو دروپتی نے رو کر کہا۔ کہ راجاؤں نے مجھے صرف سومبر کے وقت ہی دیکھا تھا۔ اس سے پہلے مجھے کسی نے نہیں دیکھا۔ ہوا اور سورج بھی مجھے نہ دیکھ پاتے تھے۔ لیکن آج بدقسمتی سے مجھے غیر مردوں کے سامنے آنا پڑا۔ افسوس راجاؤں کے خاندان سے سناتن دھرم جاتا رہا۔ کوئی شریف آدمی اپنی بیوی کو غیر مردوں کے سامنے نہیں لاتا۔ (مہابھارت شلوک چار و پانچ۔ آٹھ و نو سبھا پورب ادھیائے ۶۹)

اس سے بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ مہابھارت کے زمانہ میں بھی پردے کا سخت رواج تھا

پھر وشنو پران ادھیائے ۱۹ میں لکھا ہے۔ کہ جب مقام متھرا شری کرشن کے ماموں راجہ کنس نے ایک دنگل کرایا۔ تو عورتوں کے لئے علیحدہ باریک کپڑے سے پردہ کا انتظام کیا۔ دور کیوں جاؤ خود ستیارتھ پرکاش بھی جو سوامی دیانند صاحب کی تصنیف اور آریوں کی مقدس کتاب ہے۔ اس کے سمولاس دوسرے میں سوامی دیانند صاحب لکھتے ہیں۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے دو کوس کے فاصلہ پر ہونے چاہئیں۔ معلم و نوکر چاکر لڑکیوں کے مدرسہ میں سب عورتیں ہی ہوں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ مدرسہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے"۔ اس سے بڑھکر پردہ کی کیا تاکید ہو سکتی ہے۔ کہ اول تو لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے دو دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ اور تو اور پانچ برس کا لڑکا بھی زنانہ مدرسہ میں نہ جانے پائے۔ اگر اور نہیں تو کم از کم آریہ سماج کو اپنے گورو سوامی دیانند صاحب کے اس ارشاد پر ہی توجہ کرنی چاہئیے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خود عورت کی فطرت کیا کہتی ہے۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء کو آل انڈیا آریہ مستورات کانفرنس گورودت بھون لاہور میں ہوئی۔ استقبالیہ کمیٹی کی صدر شریمتی پورن دیوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوؤں میں یہ بہت بڑا ہو رہا ہے۔ کہ پردہ ہٹانے کے ساتھ شوقینی بڑھتی جاتی ہے۔ لڑکیوں پر فیشن سوار ہو رہا ہے۔ آنکھ کا پردہ بھی ان میں نہیں رہا۔ وہ ایسے فیشن میں باہر نکلتی ہیں۔ کہ خواہ مخواہ ہر ایک کی نظر ان پر پڑتی ہے"

یہ سب امور مستورات میں پردہ کی ضرورت کو پکار پکار کر بیان کر رہے ہیں ہندو ہمارے ہمسایہ ہیں ہم انکی تکلیف اپنی تکلیف سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہمدردی سے انہیں یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ مستورات سے پردہ دور نہ کریں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلامی رواج ہے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اچھی چیز جہاں سے بھی ملے عقلمند آدمی کو اسے فوراً لے لینا

چاہیئے۔ اور پھر پردہ تو ہے ہی آپ کی اپنی چیز۔ رامائن اور مہابھارت پردے کی حامی ہیں۔ اور اس وقت کے بڑے بڑے عالم فاضل جو ویدوں کے بہترین گیاتا کہے جاسکتے ہیں۔ نہ صرف پردہ کے حامی۔ بلکہ عامل اور پھر خود سوامی دیانند بھی پردہ کے حامی ہیں۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش کے مذکورہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔ آریہ صاحبان اور ہندو بھائی اگر پردہ کو اپنے ہاں رائج کریں۔ جو یہ ہے کہ زیب و زینت غیر محرم مردوں پر ظاہر نہ کی جائے۔ تو بہت سی الجھنوں سے بچ سکتے ہیں۔

وی پی وصول فرمالیں

جن احباب کی خدمت میں الفضل کے وی پی ارسال کئے گئے ہیں۔ وہ تکلیف اٹھا کر بھی وصول فرمالیں۔ مینیجر

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ انکا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آ جاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایکبار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایکماہ کی خوراک ۴۰ گولی پندرہ روپے۔ رعایتی عہ ۱۳ روپے

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست قے ہچکی بخار سوکڑہ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ امام نور الدین رض شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کیلئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا۔ جو ۱۹۱۰ء سے آجتک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرادیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ روپے لفافہ منگوانے پر عہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۷ گولی چھ روپے۔ رعایتی چار روپے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہتر بن ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رض کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک، چھ روپیہ رعایتی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر وہند کر سے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہ رعایتی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ مونہہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کیطرح چمکتے ہیں قیمت دو اونس شیشی ۱۲ ؍ رعایتی ۸ ؍

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں جسکو ہوتا ہے۔ وہی اسکی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہ۔

حب مفید النساءؑ

یہ گولیاں عورتوں کی مشکلکشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ ٹلوں کا درد۔ کمر کا درد کولہوں کا درد۔ متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک عا رعایتی عہ۔

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے۔ ضرورت مند اصحاب موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض نور الدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۱۲ اپریل۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں حکومت بنگال کے ساتھ گفت وشنید ختم کرنے کے بعد مسٹر گاندھی ایک بیان تیار کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں حکومت بھی ایک کمیونکے شائع کر رہی ہے۔ جس میں لکھا ہوگا۔ کہ وہ مزید قیدی اور نظر بند رہا کر رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام نظر بند غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے جائیں گے۔ اور تمام قیدی خواتین بھی رہا کر دی جائیں گی۔

شنگھائی ۱۲ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چینی فوج شنگھائی سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہے جاپانی ان کی یلغار کو روکنے میں ناکام رہے ہیں۔ چینیوں نے دو اور شہروں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ چینی جلد نانکن اور ہانگچو پر قابض ہو جائیں گے۔

ماسکو ۱۲ اپریل۔ ٹوکیو میں مقیم روسی سفیر نے جاپانی گورنمنٹ کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کل گیارہ جاپانی ہوائی جہازوں نے مشرقی سائبیریا میں روسی علاقہ پر پرواز کیا تھا۔ ان ہوائی جہازوں کا روسی ہوائی جہازوں نے تعاقب کیا۔ اور ایک کو نیچے اترنے پر مجبور کر دیا۔

برلن ۱۲ اپریل۔ جرمنی اور آسٹریا کے الحاق کے متعلق استصواب رائے عامہ کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ۴۸۸۰۵۸۷۵ اشخاص نے الحاق کے حق میں اور ۴۵۲۲۳۶ نے اس کے خلاف ووٹ دیئے۔ ۷۵۳۶۹ ووٹ ناجائز قرار دیئے گئے۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ آل انڈیا کانگرس سوشلسٹ پارٹی کا چوتھا سالانہ اجلاس آج لاہور میں شروع ہوا۔ مسٹر ایم۔ آر مسانی صدر کانفرنس کا جلوس نکالا گیا۔ صدارتی تقریر کرتے ہوئے مسٹر مسانی نے کہا۔ کہ جب تک دنیا میں سرمایہ داری نظام قائم ہے۔ نہ امن قائم ہو سکتا ہے اور نہ جمہوریت۔

حیفا ۱۲ اپریل۔ عراق پٹرولیم کمپنی کے کارخانہ کے نزدیک ایک بم پھٹنے سے دو برطانوی فوجی ہلاک ہو گئے۔

لدھیانہ ۱۲ اپریل۔ پولیس مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کو گرفتار کر کے لدھیانہ ڈسٹرکٹ جیل میں لے آئی ہے لدھیانہ میں ان کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف دو مقدمات چلائے جائیں گے۔

ناگپور ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے گورنر سی پی نے اپنی وزارت سے کہدیا ہے۔ کہ مسٹر شریف وزیر انصاف کے رہا کردہ جس قیدی کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مسٹر منتھو ناتھ مکرجی سابق جج کلکتہ ہائی کورٹ کو مقرر کیا گیا تھا اس کے کاغذات وہ گورنر کسی بیرونی شخص کو دکھانے کے لئے تیار نہیں معلوم ہوا ہے وزارت نے بھی کانگرس فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔

ناگپور ۱۲ اپریل۔ آج سی پی اسمبلی میں وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ نے اسمبلی کے ممبروں کی مستقل تنخواہ ۷۵ روپیہ ماہوار مقرر کر دی ہے۔

الہ آباد ۱۲ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد کا ایک کمیونکے مظہر ہے کہ فرقہ وارصورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ گذشتہ شب کسی شخص نے ایک عیسائی پر حملہ کر دیا۔ لیکن اس واردات کا فرقہ وارجذبات سے کوئی تعلق نہیں۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں انکم ٹیکس بل پر بحث ہوئی۔ جس کے بعد اسے مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا گیا۔ اور اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کی ہڑتال فریقین کے نمائندگان کے فیصلہ کے مطابق ختم کر دی گئی ہے۔

لکھنؤ ۱۲ اپریل۔ یوپی کی حکومت نے پولیس کو کھدر کی سفید وردیاں مہیا کر دی ہیں۔ چنانچہ تمام ٹریفک پولیس اب کھدر پہنتی ہے۔ مزید کھدر مہیا ہونے پر باقی پولیس بھی یہی وردیاں پہنے گی۔

دہلی ۱۲ اپریل۔ اخبار ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ مسٹر جناح نے کانگرس سے مصالحت کے لئے جو ۲۱ نکات پیش کئے ہیں ان کے پیش نظر کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان مصالحت کے امکان نظر نہیں آتے۔

الہ آباد ۱۳ اپریل۔ کل صبح اس خبر سے الہ آباد میں ہیجان و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ کہ ہندوؤں نے ایک خنزیر کاٹا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۳ آدمی ہلاک اور ۱۶ مجروح ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے

لاہور ۱۲ اپریل۔ کل پنجاب اسمبلی کے اجلاس سے چوہدری عبد الرحمٰن آف راہون نے واک آؤٹ کا مظاہرہ کیا۔ سپیکر نے انہیں کہا۔ کہ اگر وہ نہایت واضح جوابات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ تو اسمبلی میں کیوں آتے ہیں۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ احرار کے ناظم اعلیٰ مسٹر عبد الواسع لدھیانوی کو جنہیں اشتہاری مفرور قرار دیا گیا تھا۔ آج گرفتار کر لیا گیا۔

بمبئی ۱۲ اپریل۔ مسٹر کھیر وزیر اعظم بمبئی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا میری حکومت

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی